65605-زیادہ نینداور کام کاج کی بنا پر اس کے لیے نمازوں کے لیے اٹھنا مشکل ہے

سوال

میرے کام کا وقت کچھ ایسا ہے کہ ساری رات ڈیوٹی پر رہتا ہوں، اور سارا دن سوتا ہوں، میرے چاروں نمازیں ادا کرنا مشکل ہیں، کیونکہ کام کر کے تھک جاتا ہوں اور نیند کے دوران نماز کے لیے نہیں اٹھ سکتا کہ نماز ادا کر کے دوبارہ سو جاؤں، ایک دوسرا سبب بھی ہے کہ میری نیند بہت زیادہ گہری ہے جب میں سو جاؤں تو مجھے نیند سے کوئی بھی بیدار نہیں کر سکتا، حتی کہ چاہے میں سوتے وقت نماز کے لیے اٹھنے کی نیت بھی کر لوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بعض صحابہ کرام بہت مشکل والا کام کرتے تھے مثلا زراعت اور بکریاں اور اونٹ وغیرہ چرانا، اور جلانے کے لیے لکڑیاں اکٹھی کرنا وغیرہ لیکن اس کے باوجود وہ نماز میں کوتاہی نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ نماز کی پابندی کرتے اور نمازیں وقت پر ہی نہیں بلکہ باجماعت ادا کرتے، اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے عبادت اور حصول علم کی بھی پابندی کی، لیکن اس کے باوجود کام کی بنا پر ان کے لیے نماز ترک کرنے کی رخصت نہیں دی گئی.

اس لیے کام کاج کرنے والوں اور دوسری ڈیوٹی کرنے والے ملازمین پر واجب ہے کہ وہ نمازیں پابندی کے ساتھ نمازوں کے اوقات میں ادا کریں، اور پھر اللہ تعالی نے ان مومنوں کی تعریف فرمائی ہے جنہیں ان کے کام کاج اللہ تعالی کی اطاعت سے دور نہیں کرتے بلکہ وہ اس کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں.

فرمان باری تعالی ہے :

.{ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالی کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں اپنے فضل ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے گا، اللہ تعالی جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے}.النور(37-38).

دوم :

اور پھر سویا ہوا شخص نیند کی حالت میں معذور ہے، اور جب وہ نیند سے بیدا ہو تو اس پر اسی وقت نماز ادا کرنا واجب ہے.

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص نماز بھول جائے، یا نماز کے وقت سویا ہوا ہو تو اس کا کفارہ یہ ہے جب اسے یاد آئے نماز ادا کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر(572) صحیح مسلم حدیث نمبر(684).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ سویا ہوا شخص نیند کی حالت میں مکلف نہیں، اور یہ اجماع ہے"

حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ نیند میں تفریط نہیں چاہے نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل سویا جائے، یا پھر نماز کے وقت میں یا بعد ضیق وقت سے قبل ایک قول یہ ہے کہ: اگر وقت تنگ ہونے سے قبل جان بوجھ کر سوجائے اور اسے اس نے نماز ترک کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہو کیونکہ اس کا غالب گمان یہ ہے کہ وہ نماز کا وقت نکلنے سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا بلکہ بعد میں ہی بیدار ہو گا تو اس حالت میں عمدا ایسا کرنا گناہ ہے.

ظاہر تو یہ ہے کہ نیند کو دیکھتے ہوئے اسے کوئی گناہ نہیں؛ کیونکہ اس نے یہ کام وہ اس وقت سویا جب اس کے لیے یہ کام مباح تھا، لیکن اگر اسے اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ ایسا کرنا ترک نماز کا سبب بنا تو اس کے گنہگار ہونے میں کوئی اشکال ہی نہیں رہتا" انتہی

دیکھیں: نیل الاوطار (2/33-34).

سوم:

سونے والے کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ سونے سے قبل نماز کے وقت بیدار ہونے کا انتظام کرنے کی حرص رکھے، اور اس کے لیے مدد و معاون اسباب مہیا کرے تا کہ نماز کے لیے بروقت بیدار ہو، اگر اس نے بیدار ہونے کا انتظام کیا اور پھر بھی بیدار نہ ہو سکا تو وہ معذور ہے کیونکہ اس نے واجب کی ادائیگی کرتے ہوئے انتظام کیا تھا.

کیونکہ: {اللہ تعالی کسی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}. اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایک سفر میں ایسا ہو چکا ہے.

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ کچھ لوگ کہنے لگے: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کریں تا کہ ہم آرام کر لیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ تم نماز کے وقت سوتے ہی نہ رہ جاؤ، تو بلال رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں آپ کو بیدار کردونگا.

سب لوگ سو گئے اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور انہیں بھی نیند آگئی تو وہ بھی سو گئے، سورج طلوع ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو کہنے لگے: بلال جو آپ نے کہا تھا وہ کہاں؟

تو بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا: اس جیسی نیند مجھے کبھی بھی نہیں آئی، کہنے لگے: یقینا اللہ تعالی جب چاہتا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے، اور جب چاہے واپس کر دیتا ہے، بلال اٹھ اور نماز کے لیے اذان کہو، تو سورج سفید ہو چکا تو انہوں نے وضوء کیا اور اٹھ کر نماز پڑھائی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (570).

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ:

"ہماری نماز کی حفاظت کرنا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (684).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہونے کے اسباب اختیار کیے اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز کے وقت بیدار کرنے کے لیے مقرر کیا، لیکن ان کو بھی نیند آگئی اور وہ بھی سو گئے اور ان کے ساتھ سب لوگ بھی سورج طلوع ہونے تک سوتے رہے، اور وہ اس میں کوتاہی کے مرتکب نہ تھے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: "ان میں کوتاہی نہیں "

لیکن جو شخص ڈیوٹی یا کسی اور بنا پر رات کو دیر تک بیدار رہے اور نماز کے وقت بیدار ہونے کے لیے اسباب بھی مہیا نہ کرے اور وقت نکلنے کے بعد نماز ادا کرے تو اسے جان بوجھ کر نماز کا تارک سمجھا جائیگا، اور نیند کی بنا پر وہ معذور نہ ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا رات کو دیر تک بیدار رہنے کی بنا پر صبح وقت نکلنے کے بعد نماز ادا کرنے والی کی نماز قبول ہوگی؟

اور باقی ماندہ نمازیں وقت میں ادا کرے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"وقت میں نماز ادا کرنے کی قدرت اور استطاعت ہونے کے باوجود اس نے وقت نکلنے کے بعد نماز ادا کی تو اس کی یہ نماز قبول نہیں ہوگی، کیونکہ اس کے لیے جلد سونا ممکن تھا.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

رواہ مسلم.

اور جو شخص بغیر کسی عذر کے نماز کو وقت میں ادا نہیں کرتا اس نے ایسا عمل کیا جس پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہیں، تو وہ عمل مردود ہوگا.

لیکن ہوسکتا ہے وہ یہ کہے: میں تو سویا ہوا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے، یا بھول جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آئے تو نماز ادا کرے"

تو ہم اسے یہ کہینگے:

جب آپ کے لیے جلد سونا ممکن تھا، یا پھر آپ الارم لگا لیتے، یا پھر کسی شخص کو کہتے کہ نماز کے وقت بیدار کردینا، تو اس کا نماز میں تاخیر کرنا، اور اسے ادا نہ کرنا نماز کو وقت میں نہ پڑھنا شمار ہوگا، اور یہ نماز قبول نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12/سوال نمبر 14).

چہارم:

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی گہری نیند والا ہو :

تو ایسے شخص کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

کام یا طلب علم ، یا پھر قیام اللیل کی بنا پر رات بیدار رہنے کی وجہ سے نیند گہری ہو، تو اس طرح کے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان اسباب کی بنا پر نماز کو وقت میں ادا نہ کرے ، بلکہ اس کے لیے کوئی کام تلاش کرنا ضروری ہے جو اس کی نمازوں کا ضیاع کا باعث نہ ہو، اسی طرح اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ نوافل اور طلب علم (جوکہ اصل میں واجب ہے) جیسے کام میں مشغول ہو کر نماز کی ضیاع کا باعث بنے ، اور یہاں نماز ترک کرنا جان بوجھ کر ترک نماز شمار ہوگا؛ کیونکہ وہ کام تبدیل کرنے اور رات کو دیر تک بیدار رہنے کی عادت ترک کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ٹرپ پر جانے والے بھائیوں پر واجب ہے کہ وہ اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کریں کہ اس نے ان کی زندگی میں آسانی پیدا فرمائی اور انہیں امن وامان سے نواز کر خوف سے نجات دی ، انہیں چاہیے کہ اللہ تعالی نے ان پر جو نمازیں فرض کی ہیں انہیں اوقات میں ادا کریں ، چاہے فجر کی نماز ہو یا کوئی اور ، ان کے لیے اس حجت کی بنا پر نماز فجر میں تاخیر کرنی جائز نہیں کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔

اس لیے کہ غالبا وہ اس نیند میں معذور نہیں ہونگے کیونکہ نماز کے وقت بیدار کرنے کے لیے الارم لگانا ممکن تھا تا کہ نماز وقت میں ادا کرسکیں ، اور وہ یہ بھی استطاعت رکھتے تھے کہ رات جلد سو جائیں تا کہ صبح ہشاش بشاش ہو کر جلد اٹھیں" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12/ سوال نمبر 14).

دوسری حالت :

نیند کا تعلق ڈیوٹی یا شب بیداری سے نہ ہو بلکہ آدمی طبعی طور پر ہی گہری نیند والا ہو ، بعض اشخاص اور لوگوں میں ایسا پایا جاتا ہے ، اگر تو ایسا ہی ہو اور اس نے بیدار ہونے کے اسباب بھی مہیا کر رکھے ہوں اور پھر بھی بیدار نہ ہو تو وہ معذور ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند صفوان بن معطل طلوع شمس کے بعد فجر کی نماز ادا کرتا ہے ، راوی بیان کرتے ہیں کہ صفوان رضی اللہ تعالی عنہ بھی وہیں تھے لہذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کام کاج والا گھرانہ ہیں جس کے متعلق یہ معروف ہے اور جب ہم رات کے آخر میں سو جائیں تو ہم طلوع شمس سے کے بعد بیدار ہوتے ہیں ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

"جب تم بیدار ہوا کرو تو نماز ادا کرلیا کرو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2459) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (65/7) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ :

آپ کی حالت سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ کی نیند گہری ہونے کا تعلق رات دیر تک بیدار رہنا ہے، اور یہ بیداری کام اور ڈیوٹی کی بنا پر لہذا اس بنا پر آپ کے لیے یہ کام کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ کلمہ شہادت کے بعد اسلام کے عظیم رکن نماز کو ترک کرنے کا باعث بن رہا ہے، لہذا آپ کوئی اور کام تلاش کریں، اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا.

اور اس سے آپ اپنے آپ میں دینی اور جسمانی طور پر بہتر تبدیلی دیکھیں گے، دینی یہ کہ نماز پنجگانہ اوقات میں ادا کرنا عظیم واجبات میں ہے اور اس کا ترک کرنا سب سے عظیم حرام کاموں میں شامل ہوتا ہے.

اور جسمانی یہ کہ : میڈیکل ریسرچ کرنے والوں نے ذکر کیا ہے کہ رات کو زیادہ دیر تک کام کرنے کے بہت نقصانات ہیں، اور دن کو سونا جسم کو وہ راحت اور آرام نہیں دیتا جو رات کو سونے سے حاصل ہوتی ہے، جو کچھ بیان ہوا ہے اس سب کا آپ کی نفسیات پر سلبی اثر ہے.

واللہ اعلم.